باب
15

افریقہ۔ایشیاءاورلاطینی امریکہ میں نوآبادیت

ابتدائی نوآبادیت اور یوروپ کی وسعت:

نیچے دیئے گئے دنیا کے نقشہ کو دیکھئے۔ یہ اس دنیا کو بتلاتا ہے جس کی یوروپیوں کو 600 سال قبل جانکاری تھی۔

1400ء کا دنیا کا نقشہ جو Genoese کہلاتا ہے

600 سال قبل دنیا کے لوگ بہت کم سفر کرتے تھے ۔ وہ لوگ گھوڑوں یا اونٹوں کی پیٹھوں پر یا چھوٹی کشتیوں یا پانی کے بڑے جہازوں جو صرف سمندروں میں چلتے تھے' سفر کرتے تھے۔لوگوں اور مما لک کے درمیان رابطہ میں اضافہ تاجروں ذریعے ہوا جو کے بدیسی اشیاء کی خریداوران کی اونچی قیمتوں پر فروخت کرنے کے لیے سفر کرتے تھے۔چین سے ریشم اور چینی برتن' کاٹن کے پارچہ جات' لوہا اور مصالحہ جات ہندوستان سے' عرب مما لک سے میوے اور عطریات' یوروپی مما لک سے شراب وغیرہ ساری دنیا کی چنندہ اشیاء تھیں۔تاجر عام طور پر ان کی سونے اور چاندی کے عوض خرید وفروخت کرتے اور بھاری نفع حاصل کرتے تھے۔اتنا زیادہ کے کچھ لوگ بادشاہوں سے زیادہ امیر ہوتے تھے۔ جو گجرات، کونکن ، مالا بار اور کارومنڈل ساحل سے تعلق رکھنے والے ہندوستانی تاجروں اور ملاحوں نے دور دراز مقامات سے وسیع تجارت کی۔انہوں نے چین ،مشرقی ایشیاء،، بحراحمر کی بندرگاہوں اور مشرقی افریقہ سے تجارت کی۔ان ملاحوں نے بحر عرب اور خلیج بنگال کو عبور کرنے کے لئے مانسونی ہواؤں کو استعمال کیا۔

بہت سارے تجارتی راستے جو 1400ء میں یوروپ اور ایشیاء کو ملاتے تھے مسلم مملکتوں کے زیر کنٹرول تھے۔خاص کر ترکی کی مملکت Ottoman سلطنت عثمانیہ جو یوروپی عیسائی طاقتوں سے مسلسل حالت جنگ میں رہتی تھی۔اٹلی کے باشندوں نے عرب کے تاجروں سے ایک مفاہمت کی جس سے عرب باشندے براعظم ایشیاء کی اشیاء سکندریہ (مصر

☆ وہ کونسے براعظم تھے جن سے تاجرین بالکل ناواقف تھے؟
☆ وہ کونسے براعظم تھے جن کے ساحلی علاقوں کا انہیں پتہ تھا؟ لیکن اندرونی علاقوں سے ناواقف تھے؟

SCERT TELANGANA

میں) میں لاکراٹلی کے باشندوں کوفروخت کرنے لگے۔ جیسے ہی یوروپی ممالک کی حکومتوں اورتاجروں کوجیسے ہالینڈ، اسپین، پرتگال اور برطانیہ اس تجارت کی اہمیت کاعلم ہواان لوگوں نے اطالوی تاجروں کے زیرکنٹرول علاقوں کے راستوں سے ہٹ کر ہندوستان اورچین کے تیز اور آسان راستے دریافت کرنا چاہا۔ مثلاً پرتگالی ہندوستان کوپہنچنے کیلئے افریقہ کے گردراستہ کی دریافت چاہتے تھے۔ اسپینی چاہتے تھے کہ اگرممکن ہوسکے تو بحیراوقیانوس کوعبورکرکے ہندوستان پہنچ سکیں۔ وہ لوگ اس کے لئے تجربہ کار ملاحوں کو پانی کے جہاز اورسمندری سفر کے دوسرے ذرائع دے کر قسمت کی بازی لگائی۔ اس سے کرسٹومرکولمبس کے ذریعے 1492ء میں وسطی امریکہ کی اور 1498ء میں واسکوڈی گاما کے ذریعے ہندوستان کے بحری راستوں کی دریافت کا آغاز ہوا۔ کولمبس اسپین کی رانی کیلئے کام کررہا تھا جبکہ واسکوڈی گاما پرتگالی بادشاہ کیلئے۔ فوری بعد برطانوی اور ولندیزی حکومتیں بھی اپنے ملاحوں کوان علاقوں کے لیے روانہ کیں۔

☆ آپ کیوں سمجھتے ہو کہ 1400ء میں دوسرے یوروپی ممالک جیسے پرتگالی اور اسپینوں کے برخلاف اطالوی باشندے ایشیاء سے تجارت پر کنٹرول کررہے تھے

☆ پرتگالی اور اسپینی ہندوستان اور جنوب مشرقی ایشیاء پہنچنے کیلئے دوسرے راستوں کی جستجو میں کیوں تھے۔؟

امریکہ میں یوروپی نوآبادیت:۔

کولمبس وہاں لنگرانداز ہوا جو آج جنوبی امریکہ کے ساحل کے جزائر ویسٹ انڈیز کہلاتے ہیں۔ وہ سمجھا کہ وہ ہندوستان پہنچ گیا اور مقامی لوگوں کوانڈینس کہہ کر پکارا۔ (اسلئے امریکہ کے اصل باشندے آج بھی مقامی انڈینس کہلاتے ہیں) یہ لوگ سیدھے سادھے قبائلی لوگ تھے جو سیاحوں کا استقبال کرتے اورانہیں روٹی اور پناہ فراہم کرتے تھے۔ جبکہ اسپینی باشندے اس کے بدلے انہیں غلام بناتے اور لوٹ مار مچاتے۔ انہیں غلام مزدوروں میں تبدیل کرکے اناج اگانے اورسونے کی کان کنی کا کام لیتے۔ آخرکار جزائر کے سارے مقامی لوگ ہلاک ہوگئے یا کردیئے گئے۔

کولمبس کے بعدحکومت اسپین نے متعدد بحری بیڑے امریکہ کوفتح کرنے اورتباہ تاراج کرنے کے لئے روانہ کیا وہ مقامی بادشاہوں کی مدد سے سونے اور چاندی کی کانیں اور بڑی مقدار میں قیمتی دھاتوں کی دریافت کرنے توقع رکھ رہے تھے۔ Cortez ایک اسپینی فاتح نے ایک مہم کے ذریعہ لوگوں کے قتل عام اور Mexico کولوٹنے کی مہم قیادت کی۔ آخرکار اس نے مقامی بادشاہ کوقتل کرکے میکسیکو کی آزادانہ حکومت کا خاتمہ کردیا۔ اسی طرح Pizzaro نامی دوسرے فاتح نے پیرو Peru کولوٹ مار کرکے فتح کرلیا۔

تصویر 15.1: کولمبس رانی کے سامنے 1843 میں ایمانیول گاٹ لیب کا ایک تخیلی خاکہ

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

برطانوی قوم نے بھی پیش قدمی کرتے ہوئے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل کے متوازی برطانوی کسانوں کی نوآبادیات قائم کئے ۔ مقامی امریکی باشندوں نے یوروپیوں سے دوستانہ ماحول میں مدد اور تعاون کو بڑھاوا دیا۔ یہ وہ وقت تھا جب برطانیہ میں چھوٹے کسان‘ زمینداروں کی جانب سے اپنی زمینوں سے بے دخل کر دیئے جا رہے تھے۔ یہ بے شمار کسان شمالی امریکہ کو نقل مکانی کر کے وہاں بود و باش اختیار کرنا چاہتے تھے۔ان لوگوں نے زبردستی مقامی امریکیوں کو ان کی زمین سے بے دخل کر کے انہیں پیچھے ڈھکیل دیا اور انہیں ہلاک بھی کر دیا۔

جیسے ہی امریکہ کے قدرتی وسائل کی خبر یوروپ کے لوگوں تک پہنچی زمین کے بھوکے افراد کا ایک بڑا گروہ امریکہ کیلئے نکل پڑا انہوں نے مقامی لوگوں کو نکال باہر کر کے ان کی زمینیں ہڑپ کر لیا۔

جب ابتدائی خون خرابہ اور لوٹ مار ختم ہوا۔تو یوروپیوں نے امریکہ میں مقیم رہ کر وہاں کے قدرتی وسائل کا استحصال کرنا چاہا۔جس کے لئے انہیں کام کرنے کیلئے تابع دار مزدوروں کی ضرورت تھی۔انہیں اندازہ تھا کہ امریکیوں کو آسانی سے غلام نہیں بنایا جا سکتا۔اس لئے انہوں نے بڑی مقدار میں افریقی غلاموں کو جو افریقہ کے پسماندہ علاقوں سے پکڑے گئے تھے لانا شروع کیا (خاص کر پرتگالی) تاجر اور ان کے ایجنٹ یہ کام کرتے تھے یہ افریقی غلام امریکہ کو بہت غیر انسانی حالات میں لائے گئے اور بڑے زمینداروں اور دوسروں کو فروخت کئے گئے۔اس طرح 15 سے 20 ملین افریقی غلاموں کو زبردستی امریکہ لایا گیا اور انہیں گنے‘ مکئی‘ تمباکو اور کپاس کے کھیتوں میں کام پر لگایا گیا۔ان کی پیدا کی ہوئی پیداوار کو مختلف ممالک بشمول برطانیہ اور فرانس میں بھاری نفع سے فروخت کیا گیا۔

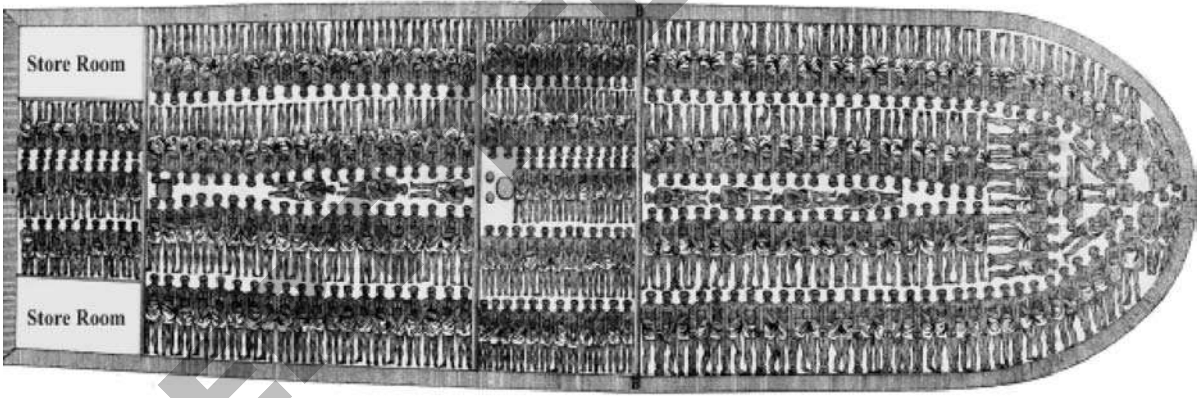

شکل 15.2: ایک خاکہ جس میں 292 غلاموں کو پانی کے جہازوں کے نچلے حصے میں خفیہ طور پر رکھا گیا

SCERT TELANGANA

لاطینی امریکہ:۔

تین سو سال 1500ء سے 1800ء کے دوران زیادہ تر وسطی اور جنوبی امریکہ اسپین اور پرتگال کے زیر تسلط آ گیا۔اسپینی اور پرتگالی زبانیں لاطینی زبان سے ماخوذ سمجھی جاتی ہیں اس لیے یہ ممالک لاطینی امریکہ کے ممالک کہلائے۔اس براعظم کے آدھے سے زیادہ اصل باشندے یوروپیوں کی لائی ہوئی بیماریوں سے ہلاک ہوئے یا کر دئے گئے۔بڑی مقدار میں یوروپ کے لوگ وہاں مقیم ہو گئے اور افریقہ سے غلاموں کو بھی خریدا آج کل ان ممالک کے باشندے ملی جلی قومیت والے ہیں یعنی اسپینی اور پرتگالی نوآبادکاریوں اور افریقی غلاموں کی نسل کے

لوگوں کی ایک بڑی تعداد یوروپی کی نسل ہیں جنھوں نے Indian یا افریقیوں سے شادی کی۔

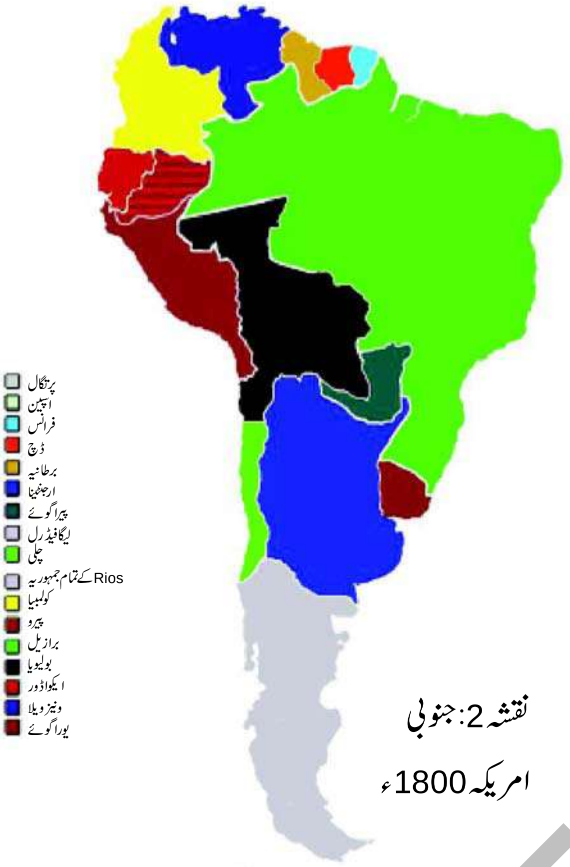

نقشہ 2: جنوبی امریکہ 1800ء

> ☆ جنوبی امریکہ کے 1800ء کے نقشہ کو دیکھ کر ان ممالک کی شناخت کیجیے جو مختلف طاقتوں کے زیر تسلط تھے

ہم نے دیکھا کہ بڑی تعداد میں مقامی Indians ہلاک کئے گئے ۔ بہت سارے قبیلے گھنے جنگلوں میں زندگی گزارنے لگے جبکہ دوسرے قبیلے اسپین کے تسلط میں آ گئے۔ ان پر بھاری ٹیکس عائد کیا گیا۔ اورانہیں اسپینی افراد کے فارمس اور معدنی کانوں میں مزدوری کرنا پڑا۔ ان کی بہت ساری منادر کو تباہ کیا گیا اور انہیں رومن کیتھولک مذہب میں تبدیل کردیا گیا۔ 17ویں اور 18ویں صدی میں جنوبی امریکہ میں Indians کی جانب سے کئی بغاوتیں ہوئیں لیکن انہیں بے رحمی سے کچل دیا گیا کیونکہ ان کے پاس ہتھیار اور گولہ بارود کا کی کمی تھی اور اسپینی اس سے لیس تھے۔

اسپینیوں کے زیر حکومت بہت سارے ممالک میں سارے اختیارات سپریم کونسل میڈرڈ (اسپین کا دارالخلافہ) کے ہاتھوں میں مرکوز تھے۔ یہ کونسل نوآبادیت پر حکمرانی کیلئے اسپین سے اعلیٰ عہدیدار اور امراء کو منتخب کرتی تھی۔ نوآبادیت پر حکمرانی کرنے کیلئے کیتھولک گرجا گھر بھی اہم کردار ادا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ وہاں پر اسپین کے نوآبادکار موجود تھے جو وہاں کی زمین اور معدنی کانوں پر تسلط رکھتے تھے۔ ان میں کچھ بڑے زمیندار جن کی بڑی قطعہ اراضی Haciendas (ہسپانوی زبان بولنے والے ممالک میں زرعی اراضی معہ مکان) ہوا کرتی تھی۔ Haciendas ہزاروں ایکڑ اراضی کے قطعہ ہوتے تھے جو تانبہ اور چاندی کی کانوں، زرعی زمینوں، چراگاہوں اور کارخانوں پر مشتمل ہوتے تھے ۔ یہ زمینداروں کی ملکیت ہوتے تھے جو چپراسیوں، Indians اور افریقی غلاموں سے کام لیتے تھے۔ ان کے علاوہ عارضی اسپینی بھی موجود تھے جو چھوٹے کسانوں اور مویشی چرانے لوگوں کی طرح مقیم تھے۔ جبکہ عارضی مقیم اسپینی باشندوں کا نوآبادیت کے انتظامیہ میں کوئی کردار نہیں تھا بلکہ اسے یوروپ سے اسپینی چلاتے تھے۔

> ☆ آپ کیوں سمجھتے ہو کہ اسپینی نوآبادکاروں کو حکومت کی نوآبادیات میں اہم عہدوں پر نہیں فائز کیا گیا تھا؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

وقت کے دھارے کے ساتھ اسپین کے زمینداروں اور کسانوں نے ان ممالک میں صنعت وتجارت کوفروغ دیکر بھاری مقدار میں زرعی پیداوار جیسے شکر اور گوشت کے علاوہ کچھ دھاتیں جیسے قلعی (Tin) اور تانبہ برآمد کئے۔

اسپینیوں کے ذریعے نوآبادیات کی معیشتوں کو اس طرح کنٹرول کیا گیا وغیرہ یوروپ کہ سستے مزدوروں اور قدرتی وسائل کا حصول ہوتا رہے اور کبھی بھی اندرونی ترقی کی جانب توجہ نہیں دی گئی۔ نوآبادیاتی طاقتیں چاہتی تھیں کہ تجارتی روابط پر ان کی اجارہ داری رہے۔۔ ان اجارہ داری مراعات کو یقینی بنانے کیلئے نوآبادیاتی طاقتوں نے ان نوآبادیوں کی جبراً سماجی ومعاشی صورت گری کی گئی۔

نوآبادیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ تجارتی فصلیں جیسے گنا' تمباکو یا کپاس کی کاشتکاری کو فروغ دیں جو حاکم ممالک کو فروخت کئے گئے۔ ان کو صنعتوں کو فروغ دینے یا دوسرے ممالک سے تجارت کی اجازت نہیں دی گئی۔ کم دام پر بڑے پیمانے پر تجارتی فصلوں کو اگانا بڑی اراضی پر جبری مزدوروں کی وجہ سے ممکن تھا۔ ان زمینات کے مالکین کو جدید طرز کی پیداوار یا کاشتکاری کیلئے کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ ان کے پاس سستے جبری مزدوروں کی رسد (Supply) تھی۔

مقامی امراء کے ذریعے جمع شدہ منافع کو بجائے پیداوار کی سرمایہ کاری اور بچت کے' اشیائے تعشیات کی نمائش کیلئے استعمال کیا گیا۔ جس سے ایک نامساوی زرعی سماجی ساخت کو تقویت ملی۔ جس کے سبب لوگوں کی اکثریت غربت میں مبتلا ہوگئی۔

نوآبادیاتی نظام نے نوآبادیاتی معیشت پر بھی تسلط قائم کیا۔ نوآبادیاتی ممالک میں سخت قوانین اور دوسرے سماجی کنٹرول کے اقدامات قائم کئے گئے۔ یہاں تک کہ چھوٹی سی چھوٹی صنعتوں جیسے کیلوں (Nails) کی تیاری پر پابندی تھی۔ تاکہ نوآبادیوں کی مصنوعی طریقہ پر انحصار میں اضافہ ہوتا رہے۔ اس طرح نوآبادیاتی کنٹرول سے نوآبادیوں کی ایک قسم غیر ترقی یافتہ حالت کے لیے مجبور کیا انہیں پیداواری شعبوں میں سرمایہ کاری سے روک کر خود انہیں ترقی سے روکا گیا۔

☆ آپ نے جماعت ہشتم میں نظام کی ریاست کے زمینداری نظام کے بارے میں پڑھا ہے۔ مملکت نظام کی ریاست کے زمینداری نظام اور جنوبی امریکہ کے Haciendas کا تقابل کیجئے۔ دونوں میں آپ کیا مشابہتیں اور فرق پاتے ہیں۔

☆ لاطینی امریکہ کی نوآبادیوں کے حسب ذیل لوگوں کی شکایات کو ضبط تحریر میں لائیے۔

1۔ اسپینی نوآبادکار جو Haciendas کے مالک ہیں۔
2۔ اسپین کے چھوٹے کسان جو امریکہ میں بس گئے۔
3۔ مقامی امریکی
4۔ افریقی غلام جو لاطینی امریکہ میں بس گئے۔

اسپینی نوآبادیات کے لوگ بشمول پرانے اسپینی باشندوں نے خود پر اسپینی امراؤں کے مسلط کردہ کنٹرول کو ناپسند کیا اور لاطینی امریکہ میں 1810ء سے اسپین کے خلاف بغاوت کا ایک سلسلہ پھوٹ پڑا۔ وہ شمالی امریکی نوآبادیات کے ذریعے آزادی کے اعلامیہ اور فرانسیسی انقلاب سے بہت متاثر ہوئے۔ 1816 سے 1826ء کے درمیان بہت سارے لاطینی امریکہ کے ممالک آزاد ہوئے۔ سائمن بولیور نے انقلابی فوجوں کی قیادت کی جسے سیاہ غلاموں اور چھوٹے کسانوں کے علاوہ یوروپ کے عوام کی مدد حاصل تھی جنہوں نے فرانسیسی انقلابی خیالات سے متاثر ہوکر جمہوریت اور آزادی کی حمایت کی۔ اس فوج نے وینیزولا کو آزادی دلائی دوسری انقلابی فوج سان مارٹن

SCERT TELANGANA

کی قیادت میں چلی Chile، پیرو ،اورارجنٹینا کو 1817ء تک آزادی دلائی اور برازیل جو پرتگال کی ایک نوآبادی تھا 1822ء میں آزاد ہوا۔ اس طرح جنوبی امریکہ کے بڑے حصے سے یوروپی طاقتوں کی نوآبادیاتی حکومت ختم ہوگئی۔

شکل 15.3: موجودہ پیرو میں ماچوپیچونامی عبادت خانہ جو انکا قبیلے سے تعلق رکھتا تھا

1820ء تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ ایک بڑی معیشت اور سیاسی طاقت بنکر ابھرا، اس نے اپنے اثر کو استعمال کر کے کسی بھی یوروپی طاقتوں کو جنوبی امریکہ پر کنٹرول قائم کرنے سے باز رکھنا چاہا۔ امریکی صدر جیمس منرو (James Muroe) نے منرو اصول (Munroe Doctrine) مدون کیا جس کی رو سے کسی بھی یوروپی ملک کو امریکی براعظموں میں نوآبادت تعمیر کرنے کی اجازت نہیں تھی اور ریاست ہائے متحدہ بھی یوروپ کے دوسرے براعظموں کے نوآبادیات کے معاملات میں مداخلت نہیں کریگا۔ نیچے دی گئی 1823ء کی امریکی صدر منرو (Munroe) کی تقریر کا ایک اقتباس پڑھیئے۔

امریکہ کے لیے یہ بالکل درست وقت ہے کہ ان امور کو جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے حقوق اور مفادات پر مشتمل ہوں اپنا اصول بنالے اور امریکی براعظموں میں آزادی اور حریت پسندی ہے اس لیے یورپی طاقتوں کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ امریکہ کے علاقوں کو مستقبل میں نوآبادیوں کی حیثیت دیں۔

آپ نوٹ کر سکتے ہیں کہ صدر منرو امریکی نوآبادیات کے حق آزادی کی وکالت نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ امریکیوں کے حقوق اور دلچسپیوں کو بیان کر رہا تھا۔ جبکہ یہ بتلاتا ہے کہ یوروپی طاقتوں کو کسی بھی امریکی ملک میں نوآبادیات بنانے پر غور نہیں کرنا چاہئے مگر کسی بھی امریکی ملک کو امریکہ میں نوآبادیت بنانے کی اجازت ہے۔

برطانیہ جس کا ایک طاقتور بحریہ تھا اس نے منرو کے اصول کی تائید کی۔ برطانیہ جسے علم تھا کہ امریکی نوآبادیات کسی بھی یوروپی ملک کے سیاسی کنٹرول کے تابع نہیں ہیں اس لئے وہ برطانیہ سے آزادانہ طور پر تجارت کر سکتے اور اسکی صنعتی اشیاء کو خرید سکتے ہیں۔

حالانکہ اس طرح راست نوآبادیاتی حکمرانی کا خاتمہ ہوگیا پھر بھی پرانی نوآبادیاتی حکمرانی کے کئی باقیات باقی رہے۔ اس طرح لاطینی امریکہ کے ممالک میں ایک ایسا سماجی نظام تھا جو ایک طرف بہت بڑے زمینداروں اور دوسری طرف بڑی تعداد میں غلاموں، نصف غلاموں اور غریب چھوٹے کسانوں پر مشتمل تھا اور غریب انڈین قبیلوں کے دیہات بھی تھے۔

صنعت اور تجارت پر زمینداروں کا تسلط تھا جو اس کی ترقی میں بہت کم دلچسپی دکھاتے تھے کیونکہ انہیں جبری مزدوروں کے استحصال

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

میں کافی آمدنی حاصل ہوجاتی تھی۔ اس طرح کئی صورتوں میں پرانے نوآبادیاتی نظام نے لاطینی امریکہ کے ممالک کو متاثر کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ترقی یافتہ ممالک جیسے برطانیہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ' پر انحصار سے بہت اونچی سطح کی سماجی اور معاشی عدم مساوات اور زمینوں کی ملکیت کی عدم موجودگی کی وجہ سے غربت نے ان ممالک کی پسماندگی کو برقرار رکھا۔

☆ آپ کیوں سمجھتے ہو کہ نوآبادیات سے آزادی حاصل کرنے کے باوجود لاطینی امریکہ کے ممالک غیر ترقی یافتہ رہے۔

☆ کن صورتوں میں Munroe کے اصولوں نے لاطینی امریکہ کی آزادی کی حفاظت کی؟ کیا اس نے ان کی آزادی کو محدود کردیا۔

☆ Munroe کے اصول سے برطانیہ نے کسطرح فائدہ حاصل کیا۔

ایشیاء میں یوروپی نوآبادیاتی نظام:۔

ایشیاء کے بہت سارے ممالک جیسے ہندوستان' چین اور جاپان کئی طریقوں سے لاطینی امریکہ سے مختلف تھے۔ کئی ایشیائی ممالک مالدار کسانوں کی آبادی سے گنجان تھے۔ اور طاقتور سلطنتوں کے زیر حکمرانی تھے جن کے پاس بڑی بڑی فوجیں تھیں اسطرح یوروپی طاقتوں نے جب بھی مغلیہ سلطنت پر حملہ کرنا چاہا انہیں کئی بار مغل فوجوں نے شکست دی۔ البتہ یوروپیوں نے کچھ بندرگاہوں جیسے گوا پر اپنی طاقت قائم کرکے سمندری تجارت پر کنٹرول حاصل کیا۔ مثلاً 16 ویں صدی میں پرتگالیوں نے بحر ہند میں سمندری مملکت (Seaborne Empire) قائم کرلی۔ وہ سارے پانی کے جہاز جو بحر عرب' بحیرہ ہند اور خلیج بنگال سے ہوکر گزرتے تھے انہیں پرتگالیوں کو ایک خاص خراج ادا کرنا پڑتا تھا ورنہ انہیں حملہ کرکے لوٹ لیا جاتا تھا۔

سمندر پر پرتگالیوں کے تسلط کو آخر کار دوسرے یوروپی طاقتوں جیسے ہالینڈ اور انگلینڈ نے ختم کردیا جو ایشیاء کو تجارت کیلئے پہنچ رہے تھے۔ 1600-1602ء میں ہالینڈ اور انگلینڈ نے ایشیائی ممالک سے تجارت کرنے کیلئے اپنی ذاتی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کئے۔ یہ کمپنیاں ایشیائی ممالک کی پیداوار جیسے کپاس' اور ریشمی کپڑے' مصالحہ جات' لوہا وغیرہ خریدنے میں سرگرم رہتے تھے جس کی یوروپی ممالک میں بہت مانگ تھی اور بہت زیادہ منافع حاصل ہوتا تھا۔ مثلاً ولندیزیوں (Dutch) کے پہلے سمندری سفر نے سرمایہ کاری پر 400% منافع دلایا۔

(ولندیزی) ڈچ: ہالینڈ کے باشندے ولندیزی کہلاتے ہیں۔ آج کل ہالینڈ کا سرکاری نام نیدرلینڈ ہے

یوروپی کمپنیوں نے ہندوستان' افریقی ممالک اور انڈونیشیاء کے مختلف بندرگاہی شہروں میں تجارتی مراکز قائم کئے۔ ان میں سے کچھ جیسے ہالینڈ نے انڈونیشیاء کے بندرگاہی شہروں پر سیاسی تسلط بھی قائم کرلیا۔

فوری بعد یوروپ میں ان کمپنیوں کی سرگرمیوں پر اعتراضات فروغ پائے یہ کمپنیاں ہندوستان کو قیمتی دھاتیں جیسے سونا' چاندی دے کر یہاں کی اشیاء خریدتیں تھیں۔ اس طرح ہالینڈ اور انگلینڈ کے دولت کی نکاسی ہورہی تھی۔ ایسا محسوس کیا گیا کے اس تجارت کے نتیجے میں ہندوستان یوروپی ممالک کی طرح دولت مند ہوجائیگا۔ اس لیے کمپنیوں پر دباؤ بڑھا کہ ان کی تجارت کے لیے مالی وسائل ایشیاء کے ممالک سے حاصل کریں۔

SCERT TELANGANA

ولندیزی کمپنیوں نے اس تبدیلی کا جواب انڈونیشیاء جیسے ممالک کی بڑی اراضیوں کو فتح کر کے دیا جس وقت وہاں طاقتور سلطنتیں نہیں تھیں۔ انہوں نے مقامی لوگوں کو دباؤ ڈالا کہ وہ اپنی پیداوار سستے داموں پر کمپنی کو فروخت کریں جس کی اجارہ داری بھی تھی اور وہ دوسرے ملکوں کو ان سے تجارت کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے اٹھارویں صدی میں ولندیزی حکومت نے کمپنی کو بے دخل کر کے انڈونیشیاء' پر راست حکمرانی قائم کی۔ اس وقت ڈچ حکومت گہرے معاشی بحران کا شکار تھی اور انڈونیشیاء کو آمدنی کے ذرائع کے طور پر استعمال کرنا چاہتی تھی۔ ولندیزیوں نے مقامی لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ ٹیکس کے بجائے پیداوار جیسے کافی ' شکر اور مصالحہ جات ادا کریں۔ یہ بین الاقوامی بازاروں میں فروخت کیا گیا جس سے بھاری منافع حاصل ہوا۔ ولندیزی حکومت کا 25 فیصد موازنہ ان منافعوں سے حاصل ہوا۔ جس کے سبب مقامی لوگوں کو ناقابل بیان مشکلات پیش آئی جو ضروری غذائی اجناس نہیں اگا سکے یا تجارتی پیداوار سے کم از کم قیمت بھی حاصل نہیں کر سکے۔ جس کے نتیجے میں قحط وافلاس پھیل گیا۔ انہوں نے کئی بغاوتوں میں سر اٹھانے کی کوشش کی لیکن انہیں بے دردی سے جانوروں کی طرح کچل دیا گیا۔ یہ پالیسی خود ہالینڈ کے کئی لوگوں کی تنقید کا نشانہ بنی۔

شکل 15.4 : ولندیزی شاہی تصویر جو 1916 کے ایسٹ انڈیز کے ولندیزیوں کو بتاتی ہے جس میں تحریر ہے کہ بورینؤ ساترا' انڈونیشیاء کے جزائر ڈچوں کے لیے قیمتی ہار کی طرح ہیں۔

آخر کار حکومت نے 1870ء میں پیداوار کے جبری حصول کے نظام کا خاتمہ کیا۔ اس نے ولندیزی سرمایہ کاروں کی انڈونیشاء میں باغات لگوا کر سرمایہ کاری کرنے کی ہمت افزائی کی جس میں ایک ہی کاشت (جیسے ربڑ' کالی مرچ یا گنا) زیادہ لگائی جاتی اور ولندیزی باغبانوں کے ذریعے ان کا انتظام کیا جاتا۔ ولندیزیوں نے کافی' چائے' CoCoa (اس کے بیج سے مشروب بنایا جاتا ہے) تمباکو اور ربر کو متعارف کیا اور زمین کا ایک بڑا حصہ باغات بن گیا۔ باغات میں نصف جبری مزدور منتظموں کے تحت کام کرتے تھے۔ جس میں سے زیادہ تر دور دراز ممالک جیسے ہندوستان سے لائے جاتے تھے۔ باغات کی پیداوار مالکین کے ذریعے بین الاقوامی بازاروں خاص کر یوروپ میں فروخت کی جاتی تھی انہوں نے ٹن اور پٹرولیم کی کان کنی پر بھی سرمایہ کاری کی۔ ان اشیاء کی حمل ونقل میں سہولت کیلئے حکومت نے ریلوے اور ٹیلی گراف وغیرہ پر بھاری سرمایہ کاری کی۔ انڈونیشائی ولندیزیوں نے دنیا کی Quinine ملیریا کی دوا اور کالی مرچ کی پیداوار کا رسد کا ایک بڑا حصہ' ایک تہائی ربر' ایک چوتھائی ناریل کی پیداوار 1/5 واں حصہ چائے' شکر' کافی اور تیل پیدا کیا۔ ولندیزی ایسٹ انڈیز کے اس منافع نے ہالینڈ کی صنعتی ترقی کو فروغ دے کر دنیا کی ایک عظیم نوآبادیاتی طاقت بنا دیا۔ اس طاقت کا خاتمہ جاپان کے ذریعے 1939ء تا 1945ء کی دوسری عالمی جنگ کے دوران ہوا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد انڈونیشاء ہندوستان کے ساتھ آزاد ہوا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

ہندوستان میں نوآبادیاتی وسعت:

آپ نے پچھلی جماعتوں میں ہندوستان میں انگریزوں کی فتوحات کے بارے میں پڑھا ہے۔ یہاں آپ کی یاددہانی کیلئے فتوحات کے چند اہم مراحل پیش ہیں۔ 15ویں صدی کی ابتداء میں پرتگالیوں نے چند بندرگاہوں جیسے گوا پر اپنا تسلط قائم کرلیا۔ 16ویں صدی کے اختتام پر دوسری یوروپی طاقتوں نے تجارتی منڈیاں قائم کرکے ہندوستان سے تجارت شروع کی۔ جب تک مغلیہ سلطنت طاقتور تھی کوئی یوروپی طاقت ہندوستان میں سیاسی طاقت قائم کرنے کی جسارت نہیں کرسکی۔ 17ویں صدی میں جیسے ہی مغلیہ سلطنت کا زوال ہوا یوروپی طاقتوں نے دھیرے دھیرے ساحلی علاقوں میں سیاسی اثر جمانا شروع کیا۔ ان کی شروعات جنوبی ہندوستان سے ہوئی۔ جہاں انگریز مدارس پر فرانسیسی پانڈیچری پر تسلط حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ یہ لوگ آپس میں شدید لڑائی بھی کیا کرتے تھے اور چاہتے تھے تاکہ ہندوستان پر تجارتی اجارہ داری قائم کرے۔ 1757ء میں آخرکار انگریز بنگال کے نواب کو شکست دینے میں کامیابی حاصل کرکے سیاسی تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بنیاد پڑی۔ کمپنی نے بنگال کی آمدنی کا استعمال ہندوستانی اشیاء کی خریداری کے لیے کیا اور اپنے سیاسی اثر ورسوخ کی مدد سے ہندوستانی فنکاروں، کسانوں اور تاجروں سے بہت سستے دام میں اشیاء کی خریداری کی۔ اس سے کمپنی کو بھاری منافع کمانے میں مدد ملی۔

چین:

ہندوستان کی طرح چین بھی دنیا کا ایک کثیر آبادی والا ملک اور طاقتور شہنشاہیت تھی یہ ہندوستان کے مشرق میں تھا اس لیے یوروپی اقوام نے جس طرح لاطینی امریکہ اور انڈونیشیاء کو فتح کیا چین پر اپنا تسلط قائم نہیں کرسکے۔ چینی حکمران یوروپیوں کو اپنے ملک میں آزادانہ تجارتی اجازت کے خطرہ سے باخبر تھے اور انہیں صرف ایک شہر میں مخصوص تاجروں سے تجارت کی اجازت دی۔ یہاں تک کہ انہیں مملکت میں حرکت کی اجازت نہیں تھی اور وہ اپنے رہائش گاہوں میں محصور تھے۔ اس طرح ارباب نے یوروپی تاجروں سے لاحق خطرے کو کم کرنے کی کوشش کی۔ یوروپی تاجروں نے چینی ریشم اور چائے میں زیادہ منافع پایا لیکن چینی کسی بھی یوروپی شئے کو ناپسند کرتے تھے۔ اس لئے انہیں ادائیگی کیلئے سونا اور چاندی استعمال کرنا پڑا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا ہے کہ یوروپ میں اس پالیسی پر مخالفت ہوئی تھی کیونکہ اس سے یوروپ کی قیمتی دھاتوں کی نکاسی ہورہی تھی۔ یوروپی تجارت نے ایک چیز پر زیادہ توجہ دی جس کی چین میں زبردست مانگ تھی مگر یہ ہندوستان میں پیدا ہوتی تھی۔ یہ تھا افیون، انگریزوں نے ہندوستانی کسانوں کو بڑی مقدار میں افیون کی پیداوار کرنے کی ہمت

شکل 15.5 : برطانوی بحریہ پہلی افیون کی جنگ میں

SCERT TELANGANA

تصویر-15.6: واٹرکلر کی ایک تصویر۔ جسکا عنوان ''1840ء کے مکاؤ اسٹریٹ کا منظر'' مکاؤ چین کی ایک بندرگاہی شہر تھا جہاں یورپیوں کو تجارت کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

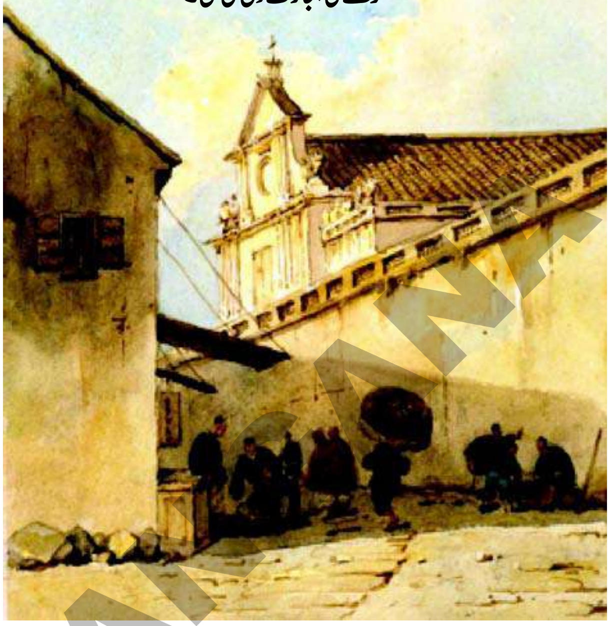

افزائی کی اور ان سے یہ بہت سستے داموں میں خریدا۔ غیر قانونی طور پر چین کو افیون برآمد کی گئی اور وہاں فروخت کی گئی اس کے عوض یوروپیوں نے ریشم اور چائے خرید کر یوروپ میں فروخت کیا۔ اس طرح انہیں چینیوں کو چاندی کی صورت میں ادائیگی نہیں کرنی پڑتی تھی۔ جیسے ہی افیون کی غیر قانونی برآمد میں اضافہ ہوا۔ چین کے حکمرانوں نے یوروپی تاجروں سے ساری تجارت روک لی اس شہر سے بھی جس کی انہوں نے اجازت دی تھی۔ اسی کے نتیجے میں جنگیں شروع ہوئیں جسے افیون کی جنگ کہتے ہیں۔ جو برطانیہ اور چین کے درمیان 1842 تا 1839ء اور 58-1987 لڑی گئیں۔ یوروپ کی دوسری طاقتوں نے بھی اس میں برطانیہ کا ساتھ دیا۔ برطانیہ کے ہاتھوں چین کی شکست ہوئی۔ جس سے غیر منصفانہ معاہدات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان معاہدایت کی رؤ سے برطانیہ کو بغیر کسی پابندی کے تجارت کی اجازت دی گئی اور انگریزوں کو چین میں تجارتی منڈیاں قائم کرنے کی اجازت دی گئی جس میں صرف انگریزی قانون نافذ ہوتا تھا۔ برطانیہ نے چین کو سب سے زیادہ پسندیدہ قوم کا درجہ دینے پر مجبور کیا جس کے مطابق کسی بھی ملک کو اگر کوئی بھی رعایت دی جاتی تو خود بخود اس کا اطلاق برطانیہ پر بھی ہوتا تھا۔

اس کے ساتھ چین کی آزادی کا نقصان شروع ہوا حالانکہ 1911ء تک بادشاہی حکومت کا سلسلہ چلتا رہا۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہندوستان یا لاطینی امریکی ممالک کے برخلاف چین کسی بھی یوروپی طاقت کے راست زیر تسلط نہیں رہا۔ لیکن اس سے غیر منصفانہ معاہدات کے ذریعے ان کی خواہشات کی تکمیل کروائی گئی جو چین کو ان شرائط کو قبول کرنے پر مجبور کئے جو یوروپی ممالک کے حق میں تھے۔ اس طرح چین کو یوروپی ممالک کو بھاری تاوان ادا کرنا پڑا' جیسے ان کو آزادانہ تجارتی حقوق' کم از کم درآمدی محصول رکھنا۔ سرزمین چین پر یوروپی طاقتوں کے قیام کا نظم جس میں ان کے قانون وغیرہ نافذ تھے نہ کہ چین کے۔ جب چینی حکومت ملک کے روزمرہ نظم ونسق کو چلانے کی ذمہ دار تھی تو معیشت یوروپیوں کے زیر تسلط آ گئی تھی جواب اپنی پیداوار کو چین میں فروخت کر سکتے تھے اپنی صنعتوں کیلئے کم داموں پر خام مال خرید سکتے تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ مقامی صنعتیں چین میں فروغ نہ پانے پائیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ چین سے تجارت کرنے والا برطانیہ ہی واحد ملک نہیں تھا۔ بلکہ دوسرے یوروپی ممالک جیسے فرانس' جرمنی' روس وغیرہ نے بھی چینی حکومت پر دباؤ بنایا کہ چین کے کچھ حصے کو ان ممالک کے مخصوص اثر والا علاقہ کے طور پر تسلیم کیا جائے جہاں پر انکا داخلہ آزادانہ رہے نہ کے دوسرے ممالک کا۔ یہ ایک طرح سے چین کو زیر اثر رہا تقسیم کرنا تھا۔ اس طرح چین معاشی اور سیاسی اعتبار سے کسی ایک ملک کے تسلط میں نہیں رہا بلکہ کئی یوروپی ممالک کے یہ یوروپی ممالک کے ساتھ ایک نئی طاقت شامل ہوئی جو خود ایشیاء میں ابھری وہ ملک جاپان تھا۔ 1868ء میں جاپان میں سیاسی انقلاب آیا اور تیز صنعتیانے اور جدیدیانے کا پروگرام شروع ہوا۔ جاپان بھی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

ایک ایسی نوآبادیت کی تلاش میں تھا جہاں اسے سستے داموں میں خام مال حاصل ہوسکے اور اسکی صنعتی پیداوار کی فروخت ہوسکے۔اس نے 95-1894ء میں چین کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور اسے مجبور کیا کہ وہ اپنا بہت سارا علاقہ جاپان کو دے اور تاوان جنگ ادا کرے۔

اس طرح جاپان اور کئی یوروپی طاقتوں نے چین پر اپنا رسوخ دکھایا اسی لئے چین کو نیم نوآبادی تصور کیا جاتا ہے۔اور نہ کہ کسی مخصوص ملک کی مکمل نوآبادی۔

☆ مغربی ممالک کو چین سے برآمد کی جانے والی اہم پیداوار تھی_______________

☆ وہ پیداوار جو مغربی ممالک چین میں فروخت کرنا چاہتے تھے تھی_______________

☆ وہ ایشیائی ملک جس نے چین کی تجارت کو متاثر کرنے کی کوشش کی وہ تھا_______________

افریقہ میں نوآبادیاتی نظام:

تقریباً19 ویں صدی کے وسط تک یوروپی ممالک نے افریقہ میں نوآبادیاتی اقتدار کے قیام میں بہت کم دلچسپی دکھائی۔ 16ویں سے 19ویں صدی کے ابتداء کے درمیان اسے غلاموں کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا گیا جو امریکہ میں بیچے جاتے تھے۔ کچھ طاقتیں برطانیہ وغیرہ نے افریقی ساحلوں پر Cape of Good Hope جیسے علاقوں کو ہندوستان اور چین کو جانے والے پانی کے جہازوں کی رسد کی بحالی کے اڈوں کے طور پر استعمال کیا ان طاقتوں کا ماننا تھا کہ تجارت کے معاملے میں نوآبادیاتی طاقتوں کو دینے کیلئے افریقہ کے پاس وسائل وغیرہ بہت کم ہیں۔

دریافتیں:۔ یوروپیوں نے افریقہ کو''تاریک براعظم'' کے نام سے موسوم کیا۔کیونکہ ان کے پاس براعظم کے اندرونی علاقوں کے بارے میں کم معلومات موجود تھیں۔سارا براعظم ایک تنگ ساحلی علاقے کے ساتھ اونچے سطح مرتفع پر واقع تھا۔بہت ساری ندیاں سطح مرتفع سے بہتی ہوئی تنگ گھاٹیوں اور سیدھے ڈھلان والے آبشاروں سے ہوتے ہوئے ساحل کو پہنچتی تھیں۔اس لیے یوروپی تاجر اندرونی علاقوں کو چھوڑ دیتے تھے۔19ویں صدی کے دوران اور خاص کر 1850ء کے بعد یوروپی ممالک نے تحقیقی ٹیم کو افریقہ کے اندرونی حصوں پر سیاحت کیلئے روانہ کیا تاکہ وہ علاقوں کے نقشے تیار کریں۔قدرتی خصوصیات جیسے دریا' پہاڑ' معدنی وسائل' جنگلات' پیداوار اور وہاں رہنے والے لوگوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کئے گئے۔ان لوگوں نے ان قیمتی معلومات کو منصوبے بنانے کیلئے استعمال کیا تاکہ ان اندرونی علاقوں کو فتح کرکے نوآبادیاں قائم کرسکیں۔یوروپی مہم جو افراد(Explorers)میں سب سے مشہور David Living Stone اور H.M. Stanley تھے ان دونوں نے برطانیہ کی جانب سے جنوبی افریقہ اور وسطی افریقہ کے ایک بڑے علاقہ کی نقشہ بندی کی 1850ء اور 1860ء میں رچرڈ برٹن' جان اسپیک اور جیمس گرانٹ نے عظیم وسطی جھیلوں اور دریائے نیل کے منبع کا پتہ چلایا۔19ویں صدی کے اختتام پر یوروپیوں نے دریائے نیل کے منبع سے اس کا نقشہ کھینچا۔نائجر' کانگو اور زامبیزی دریاؤں کے راستوں کا پتہ لگایا اور افریقہ کے قیمتی وسائل سے واقف ہوئے۔اس میں سے متعدد سیاحوں کا تعلق عیسائی گرجا گھروں سے بھی تھا جو افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔

1850 کے بعد یوروپ کے مختلف ممالک جیسے برطانیہ' فرانس' بلجیم' جرمنی' اٹلی وغیرہ میں صنعتیانے کو فروغ ہوا ان ممالک نے جان پر کھیل کر اپنی پیداوار کیلئے افریقہ میں مارکٹ تلاش کئے۔انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ افریقہ میں کئی قسم کے صنعتی خام مال

SCERT TELANGANA

1913ء کے افریقہ کے نقشہ پر نظر ڈالیے اور افریقہ میں یوروپی طاقتوں کے نوآبادیاتی قبضہ کے پھیلاؤ کو دیکھے۔
افریقہ کے جدید نقشہ سے اس کا تقابل کیجئے۔
افریقہ کے بڑے ممالک کی فہرست تیار کیجئے اور ان کے نام کے آگے ان ممالک کا نام لکھئے جس کی وہ نو آبادی تھے۔

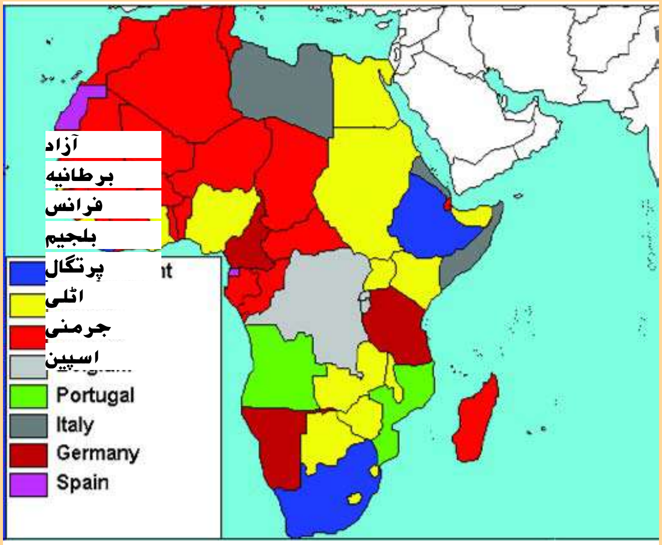

نقشہ:3 آفریقہ - 1913

جدید ملک	1913ء میں نوآبادیاتی طاقت
جنوبی افریقہ	
مصر	
نائجیریا	
گھانا	
لیبیاء	
الجیریاء	
انگولا	
کانگو	

جیسے تانبہ، ٹن، ربر، پام آئیل، کپاس، چائے، کوکوا وغیرہ موجود ہیں۔ یوروپی تیارکنندوں نے افریقہ کو ان کی پیداوار کیلئے ایک وسیع منڈی کی حیثیت سے دیکھا۔ اس میں سے بہت سے ممالک جیسے جرمنی اور اٹلی میں قومی اتحاد اور صنعتیا نے ہوئی۔ اور یہ ممالک اب زیادہ نوآبادیات کو حاصل کر کے اپنی مملکت کی طاقت کے قیام میں یوروپ کی دوسری طاقتوں سے برتری حاصل کرنا چاہتے تھے۔ افریقہ زیادہ آبادی اور قدرتی وسائل والا واحد براعظم تھا جو یوروپ کی نوآبادیات کیلئے بچا تھا۔

آفریقہ کے لیے رسہ کشی: اس سے مراد یوروپی ممالک کی وہ جدوجہد جس کے ذریعہ وہ افریقہ میں اپنی نوآبادیاتی علاقے بڑھانا چاہتے تھے

درحقیقت 1870ء میں افریقہ کے لیے رسہ کشی شروع ہوئی۔ 1870ء میں افریقہ کا 10% حصہ ہی نوآبادیات کے زیر اثر تھا۔ اور چالیس سال کے اندر تقریباً سارا براعظم، ایتھیوپیا اور ایک دو چھوٹے ملکوں کے علاوہ نوآبادتی تسلط کے تحت آگیا تھا (ایتھوپیا نے ایک جنگ میں اٹلی کو فیصلہ کن شکست دیا اس طرح وہ ایک یوروپی فوج کو ہرانے والی غیر یوروپی مملکت بن گیا۔

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا یوروپی طاقتوں کے درمیان نوآبادیات اور علاقوں کے لیے رسہ کشی زور پکڑتی گئی اور زیادہ عرصہ تک پرامن طریقے سے گفت وشنید کے ذریعے ان تنازعات کو حل نہیں کیا جاسکا۔ اس طرح پہلی عالمی جنگ 1914 میں پھوٹ پڑی جو انسانیت کے لئے اب تک کی جنگوں میں سب سے ہولناک تھی۔

لیوپولڈ دوّم

نوآبادیت کا تجربہ (چند مطالعات)

کانگو:

1869 میں بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ دوّم نے خفیہ طور پر اسٹانلی سیاح کو کانگو کے علاقے میں ۔۔ جہاں اس نے کئی افریقی ممالک کے سربراہوں سے معاہدے کئے اور انہیں اپنے علاقے حوالے کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ کتنگا (katanga) کے بادشاہ کو قتل کر کے اس نے مفتوحہ کی مملکت کو اس علاقے میں

CERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

ملالیا۔ 1882 تک لیوپولڈ کا افریقی قبضہ 2,300,00 s.q مربع کلومیٹر تک یعنی بلجیم سے تقریباً 75 گنا تک بڑھ گیا۔ اور یہ کانگو کی آزاد مملکت کہلائی ۔ لیوپولڈ دوم نوآبادی کا شخصی مالک تھا اور یہ ربر اور ہاتھی دانت کے ذریعہ کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ کانگو کی آزاد مملکت نے نوآبادیاتی عوام پر جبری مزدور اور قتل عام کے ذریعے دہشت کی حکومت مسلط کی تھی۔ گاؤں کے ہر فرد کو ربر کا ایک کوٹہ سپلائی کرنے پر مجبور کیا جاتا اور جو سپلائی کرنے میں ناکام ہوتا تھا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جاتے تھے۔ 1885 سے 1908 کے درمیان تک ایک اندازے کے مطابق 16 ملین مقامی باشندوں میں سے 8 تا 10 ملین تک ہلاک ہوئے۔ لیوپولڈ نے دولت کا ایک ڈھیر جمع کرلیا جس کا ایک حصہ وہ بلجیم کی کئی تعمیری سرگرمیوں پر صرف کرتا تھا۔ اس پر ساری دنیا، بشمول بلجیم میں عوامی تنقیدیں ہوئی اور حکومت بلجیم پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ کانگو پر سے بادشاہ کی شخصی حکمرانی کا خاتمہ کرے۔ اور کانگو کو بلجیم پارلیمنٹ کے زیر حکومت لائے۔

شکل 15.7: 1906ء میں پنچ میں کانگولی شہری اور لیوپولڈ کو دکھاتے ہوئے ایک کارٹون شائع کیا گیا۔ جسے ''ربر کے کوائیلس'' میں بندھا ہوا دکھایا گیا۔ استعماریت پسندی کے تحت کانگو میں ربر کو بطور پودے کے متعارف کروایا گیا۔

پڑوسی فرانسیسی کانگو میں بھی اس طرح کی کیفیت رونما ہوئی بہت سارے وسائل کو نکالنے کا کام رعایتی کمپنیوں کے ذریعے طے پاتا تھا۔ اس سفاک طریقے کار سے وہاں آبادی کو 50% ہلاک ہوگئی۔

جنوبی افریقہ:

انگریزوں نے کیپ آف گڈ ہوپ (cape of good hope) میں ایک آوٹ پوسٹ قائم کیا تھا تاکہ وہاں سے گزرنے والے پانی کے جہاز کچھ دیر آرام کرکے غذائی اشیاء کی رسد دوبارہ حاصل کرلیں۔ کچھ ولندیزی کسان اس علاقہ میں کاشتکاری کرنے اور گزرنے والے جہازوں کو اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لئے آباد ہوگئے تھے۔ یہ لوگ مقامی افریقی عوام سے متصادم ہوگئے جنہیں یہ ان کی سرزمین سے نکال باہر کرنا چاہتے تھے۔ یہ لوگ بوئرس Boers کہلاتے تھے۔ جب انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا تسلط بڑھانا شروع کیا تو Boers اس سے غیر مطمئن ہوگئے اور دوسرے علاقوں کو ہجرت کرگئے اور آزاد جمہوریتیں قائم کرلی۔ 1869 اور 1886 میں جب ان علاقوں میں سونے اور ہیرے کی کانیں دریافت ہوئیں تو بڑی تعداد میں یوروپ افریقہ اور ہندوستان سے لوگ جنوبی افریقہ کو ہجرت کئے اور چاہتے تھے کہ وہاں کی معدنی دولت حاصل کریں۔ اب انگریزی حکومت Boers کی آزادی کو ختم کرکے وہاں کے معدنی علاقوں میں انگریزی اقتدار قائم کرنا چاہتی تھی۔ ان لوگوں نے اس علاقے کو حاصل کرنے کے لئے دو خونریز جنگیں لڑیں جو آج جنوبی افریقہ کہلاتا ہے۔ ان جنگوں کا اختتام 1902 میں ہوا اور انگریزوں نے جنوبی افریقہ کے سارے علاقوں کو اس کے ایک یونین میں ضم کردیا۔ اس وقت جنوبی افریقہ کی ملی جلی آبادی یوروپی مہاجر (اصل انگریز اور ولندیزی) سیاہ افریقی، ہندوستانی اور چینی پر مشتمل تھی۔ انگریزوں نے ایک ایسے حکومتی نظام کو ترقی دی جو یوروپیوں کی تائید کرتا تھا۔ جنکی 20% آبادی

SCERT TELANGANA

تھی اور وہ سفید فام کہلاتے تھے اور انہیں حق رائے دہی دیا گیا اور سیاہ فام افراد کے خلاف امتیاز برتا گیا جو آبادی کا %75 حصہ اور ہندوستانی تقریباً %5 تھے مقامی افریقیوں پر بھاری ٹیکس عائد کئے گئے اور انہیں ایک چھوٹے سے الگ تھلگ علاقے کے حد تک محدود کر دیا گیا تاکہ کسی دوسرے علاقے میں زمین حاصل نہ کر سکے جو سفید فام افراد کے لئے مخصوص تھے۔اس طرح سفید فام تقریباً %90 اراضی پر قابض تھے۔متعدد امتیازی قانون پاس کئے گئے جس سے سیاہ فام اور ہندوستانیوں کو وہاں پر بسنے والے انگریزوں کے فارمس اور معدنی کانوں میں کام کرنا پڑتا تھا۔ان کے آزادانہ گھومنے،انجمنیں بنانے،اوراپنی شکایات کا اظہار کرنے کے شہری حقوق بھی نہیں دئے گئے۔نسلی بنیاد پر آبادی کی اکثریت کے خلاف امتیاز کی یہ پالیسی اپارتھائیڈ پالیسی کہلاتی ہے۔اس کیلئے افریقی لوگ پوری ،20ویں صدی تک لڑتے رہے اور آخرکار یہ عمل 1994 میں اختتام کو پہنچا۔

شکل 15.8 بوئرس کی جنگ کا منظر

آپ نے دیکھا ہوگا کے 1400ء کے بعد سے سارا امریکہ،افریقہ،ایشیاء اور آسٹریلیاء یعنی سوائے یورپ کے سارے براعظم یوروپی طاقتوں کے نوآبادیات بن گئے یہ لوگ ان ممالک اور لوگوں پر اپنا سیاسی اور معاشی تسلط قائم کئے ہوئے تھے اور ان کی زندگیوں کو بدل دیا تھا۔تاہم انہوں نے تمام نوآبادیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک ہی طریقہ کار نہیں اپنایا اور نہ ہی ہر جگہ کے نتائج یکساں تھے۔آپ نے دیکھا کہ کس طرح امریکہ میں مقامی آبادی کا ایک بڑا حصہ ہلاک کیا گیا اور انہیں لوٹ مار کر کے غلام بنایا گیا۔کس طرح یوروپی وہاں بس گئے۔کس طرح وہ لاکھوں لوگوں کو دوسرے براعظموں جیسے افریقہ سے غلاموں کی طرح امریکہ میں بسانے کے لئے لے آئے۔اور آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ کیسے انہوں نے ہندوستانیوں پر اپنا تسلط قائم کر لیا لیکن انہیں ہلاک نہیں کیا یہاں تک کہ غلام بھی نہیں بنایا۔اور نہ ہی یوروپی بڑی تعداد میں ہندوستان میں بس گئے۔بجائے اس کے وہ انہوں ہندوستان کے قدرتی وسائل پر زرعی ٹیکس،کم دام پر خام مال کی خریدی اور ساتھ ہی ساتھ ان کی صنعتی پیداوار کی ہندوستان میں فروختی کے ذریعے اپنا تسلط قائم کر لیا۔اس کے نتیجے میں ہندوستانی فنکار اور کاشتکار غربت وافلاس کا شکار ہو گئے۔ان میں سے لاکھوں لوگ قحط میں مارے گئے اور لاکھوں لوگ جنوب مشرقی ایشیاء،ویسٹ انڈیز،افریقہ کے باغات میں بندھوا مزدوروں کی طرح کام کرنے کے لئے چلے گئے۔یوروپی اقوام چین پر بھی مکمل سیاسی تسلط قائم نہیں کئے بلکہ اپنا اثر قائم کیا تاکہ وہاں آزادانہ تجارت کر سکیں۔

یوروپی طاقتوں نے اس طرح نوآبادیاتی لوگوں کی معاشی،سماجی زندگیوں کو اس طرح بدل دیا کہ انہیں یوروپی طاقتوں کے مفادات کی تکمیل ہو سکے لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ لوگ آزادی کے نئے خیالات' جمہوریت اور قومیت کے جذبہ کو نوآبادیات تک پہنچنے سے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

نہ روک سکے۔ان خیالات نے نوآبادیاتی عوام کو ایک نئی طاقت اور شناخت دی جس سے وہ نوآبادیاتی نظام کے خلاف لڑنے اور آخرکار آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

کلیدی الفاظ

1۔ نوآبادیت	2۔ لاطینی امریکہ	3۔ ترکی سلطنت	4۔ سمندری دریافتین
5۔ نسلی امتیاز	6۔ Haciendas (ہسپانوی زبان بولنے والے ممالک میں زرعی اراضی معہ مکان)		
7۔ منرونظریہ	8۔ افیون کی جنگیں		

آپ کے اکتساب کو بڑھایئے

1۔ نوآبادیاتی نظام میں تجارت نے اہم کردار ادا کیا؟ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ کیوں؟

2۔ مختلف ممالک میں مقامی لوگوں کی زندگیوں کو نوآبادیت نے کس طرح متاثر کیا۔کاشتکاری کی ہوئی فصلیں/ مذہب/ قدرتی وسائل کا استعمال کے سلسلے میں تین براعظموں کے لیے کوئی دو خیالات لکھیے۔

3۔ ہندوستان، چین اور انڈونیشیاء پر نوآبادیاتی حکومت کے Nature کا تقابل کیجیے۔آپ کے ان کے درمیان کیا فرق پاتے ہیں

4۔ دنیا کے نقشے میں پرتگالی، ڈچ، برطانیہ اور فرانس ممالک کی نوآبادیوں کی نشاندہی کیجیے اور مختلف رنگوں سے بھریئے۔

منصوبہ

اگر آپ برطانیہ کے شہری ہوتے، تو کیا آپ نوآبادیت کی تائید کرتے؟ بحیثیتِ ہندوستانی شہری ہونے کے کیا آپ نوآبادیت کی تائید کریں گے یا نہیں؟ تفصیلی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

SCERT TELANGANA